



السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں یہ جانتا ہوں کہ ہم سے یہ تقاضہ ہے کہ ہم دعوت الی اللہ کا کام کریں اس سوال یہ ہے کہ جس کو میرا دعوت دینے کا ارادہ ہو اور میں اسے کیسٹ بطور تحفہ دے دوں تو کیا یہ کافی ہوگا خصوصاً جب کہ مجھے نیکی کی دعوت دینے اور برائی سے منع کرنے کے لیے مناسب اسلوب بھی نہیں آتا؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

!و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

!الحمد لله، والصلاة والسلام على رسول الله، أما بعد

بے شک بالمشافہ نیکی کی دعوت دینا اور برائی سے منع کرنا کتابوں اور کیسٹوں کے تحفہ دینے سے زیادہ موثر ہے کیونکہ کتابوں اور کیسٹوں کا تحفہ کبھی مفید ثابت ہوتا ہے اور کبھی نہیں۔ یہ تحفہ تو صرف اسی صورت میں مفید ہو سکتا ہے کہ جب وہ شخص جسے تحفہ دیا گیا ہو صدق و عزم کے ساتھ 'طلب حق' کی خاطر اسے پڑھے اور اس وقت یہ تحفہ مفید ثابت نہیں ہو سکتا جب اسے بادل خواستہ پڑھے 'بسا اوقات وہ کتاب کو پڑھتا اور کیسٹ کو سنتا ہی نہیں بلکہ انہیں یوں ہی رکھ دیتا ہے۔ کتابوں اور کیسٹوں کا تحفہ تو بوقت ضرورت ہوتا ہے یعنی اس وقت جب کسی کو بالمشافہ نیکی کی دعوت دینے اور برائی سے روکنے کی استطاعت نہ ہو مثلاً وقت تنگ ہو یا مدعو کا مکان بہت بلند (مثلاً پہاڑی کی چوٹی وغیرہ) پر ہو اور داعی کے لیے وہاں تک پہنچنے کی طاقت نہ ہو یا اس طرح کا کوئی اور سبب ہو بہر حال اہم بات یہ ہے کہ دعوت بالمشافہ دی جائے اور دعوت کے لیے کتابوں اور کیسٹوں کو صرف بوقت ضرورت ہی استعمال کیا جائے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج 4 ص 320

محدث فتویٰ